REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ — ۲۰ تبوک ۱۳۶۳ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں حضور انور کو ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات اور نصرتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

● — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں اس دوران کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نیز محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

منقولات

"ضیاء کا جنونی جہاد"

بنگلہ سے ترجمہ:- از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

کلکتہ کا کثیر الاشاعت بنگلہ روزنامہ "جگانتر" اپنے ۱۲ مئی کے شمارے میں رقمطراز ہے:-

"پڑوسی ملک ایران اور پاکستان نے مذہب کے نام پر اپنے ہی ملک کے باشندوں کے ایک طبقہ کے خلاف علی الاعلان جہاد شروع کر دیا ہے۔ دونوں ملکوں میں جمہوریت کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔ اور ہر دو ممالک کے عوام کے جو مطالبات ہیں ان کو دونوں حکومتوں نے دبا رکھا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عوام اپنے مطالبات کے حصول کے لئے احتجاج کرتے ہیں تو ان کے احتجاج کو مذہبی رنگ دے کر بڑی سختی کے ساتھ کچل دیا جاتا ہے۔ اور خدا کے نام پر انسانیت پر ظلم کیا جاتا ہے۔ ایرانی حکومت نے بہائیوں کو اور پاکستانی حکومت نے قادیانیوں کو تباہ کرنے کا عزم کیا ہے۔ دونوں گروہ حضرت محمدؐ کو پیغمبر تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کے بعد بھی وہ اپنے اپنے پیشوا کو نبی کا درجہ دیتے ہیں۔ اسی نقطۂ نگاہ کو ایران اور پاکستان کی حکومتیں ناقابلِ معافی فعل تصور کرتی ہیں۔ ایرانی حکومت کا آئین یہود۔ زرتشتی (جنہیں ہندوستان میں پارسی کہا جاتا ہے) اور عیسائی اقلیتوں کو تسلیم کرتا ہے لیکن خمینی بہائیوں کو اقلیت کی شکل میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ بہائیوں نے حکومت سے اپیل کی تھی کہ انہیں غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن ایران کی آزاد جمہوریہ کمیٹی نے اس مطالبہ کو رد کر دیا۔

بالکل اسی طرح پاکستان میں قادیانیوں (احمدیوں) کے خلاف جہاد شروع کیا گیا ہے۔ یہ جہاد کوئی نیا نہیں ہے۔ دس سال قبل بھٹو کے زمانہ میں قادیانیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک تحریک چلائی گئی تھی۔ بھٹو کے قاتل ضیاء الحق نے بھی وہی راستہ اختیار کیا ہے تاکہ ملک میں جمہوریت لانے کے لئے جو احتجاج کیا جا رہا ہے، عوام کو اس سے گمراہ کیا جائے۔ چنانچہ اچانک قادیانیوں کے خلاف جو جنونی جہاد شروع کر دیا گیا ہے اس کی اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اور ضیاء کی مارشل لاء حکومت کے خلاف قادیانیوں کی ایسی کسی سرگرمی کا بھی علم نہیں ہوا جس سے یہ معلوم ہو کہ اس کی وجہ سے حکومت نے ناراض ہو کر ایسا قدم اٹھایا ہے۔ حالانکہ کچھ دنوں قبل وہاں یہ سوال اٹھایا جا رہا تھا کہ ضیاء خود قادیانی تو نہیں؟ اور ضیاء نے اس کی پُر زور تردید کی تھی۔

یہاں قادیانی جماعت کے بارے میں مختصراً عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ قادیان ہندوستانی پنجاب کا ایک قصبہ ہے جہاں ۱۸۳۵ء میں مرزا غلام احمد (علیہ السلام۔ ناقل) کی پیدائش ہوئی تھی۔ جو بعد میں ریفارمر (مجدد) کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ وہ محمدؐ کو پیغمبر تسلیم کرتے تھے۔ لیکن ان کے ماننے والے مسلمان خود ان کو بھی ایک پیغمبر کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ اس جماعت کے بانی کا نام چونکہ غلام احمد تھا اور وہ قادیان میں پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے ان کی جماعت کو ان کے بانی کے نام کی مناسبت سے احمدیہ اور جگہ کی مناسبت سے قادیانی کہا جاتا ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں قادیانیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے اور پاکستان میں ان کی تعداد قریباً چالیس لاکھ ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے ہی متعارف کراتے ہیں۔

بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے قادیانیوں کو مسلمان کی حیثیت سے تسلیم کیا تھا۔ اور اسی جماعت کے ایک معزز فرد محمد ظفر اللہ خان صاحب، جناح صاحب کے پاکستان کے بہت بڑے معاون اور مددگار تھے۔ یو۔این۔او میں مسئلہ کشمیر کے لئے پاکستان کی طرف سے محمد ظفر اللہ خان نے ہی نمائندگی کی تھی۔ بعد میں پاکستان کی نمائندگی میں عالمی عدالت کے جج کی حیثیت سے بھی رہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ر تبوک ۱۳۶۳ ہش

قصہ پاکستانی مولویوں کے اغواء کا

اینٹی احمدیہ صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کے شوریدہ سر احراری مولویوں کو ایک بار پھر کھل کھیلنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف عوام کالانعام کو گمراہ کرکے سستی شہرت اور دولت بٹورنے کے لئے وہی شرمناک ہتھکنڈے پھر استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں جن کی ابتداء بھٹو کے دورِ حکومت میں احمدیوں کے ذریعہ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم مولوی محمد ابراہیم کے اغواء کی گھناؤنی سازش سے کی گئی تھی۔ مگر وائے محرومی کہ چند روز بعد ہی پولیس کے ذریعہ گم شدہ مولوی کو علاقہ شیر شاہ میں سکونت پذیر اس کے ایک دوست کے گھر سے برآمد کر لئے جانے کے نتیجہ میں اس شرمناک سازش کا بھانڈا بیچ چوراہے میں ہی کچھ اس طرح پھوٹا کہ پھر ایک عرصہ تک شورہ پشت مولویوں کو اس نوع کی شرمناک سازش کرنے کی جسارت نہیں ہوئی۔

مگر ملک میں فوجی انقلاب آنے کے بعد کاسہ لیس احراری مولویوں نے رفتہ رفتہ پھر کل پرزے نکالنے شروع کئے۔ اور اب چونکہ خیر سے انہیں سیاسی پشت پناہی بھی حاصل تھی اس لئے اقتدار کی چشم پوشی اور حوصلہ افزائی سے انہوں نے ایک بار پھر گزشتہ سال ماہ فروری میں محمد اسلم قریشی نامی سیالکوٹ کے ایک گمنام شخص کو احمدیوں کے ذریعہ اغواء کئے جانے کا واویلا مچانا شروع کر دیا۔ اور یوں ماضی میں عدالت سے سزا یافتہ ایک جرائم پیشہ شخص آن کی آن میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی بن گیا۔ اغواء کی اس فرضی واردات کی تفتیش گزشتہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں یکے بعد دیگرے کئی تحقیقاتی ٹیموں کے سپرد کی گئی۔ جنہوں نے قریباً دو درجن احمدیوں کو مسلسل کئی ماہ تک ہراساں اور پریشان کیا۔ اسی کے ساتھ پولیس نے اسلم قریشی کی زندہ یا مُردہ حالت میں خبر دینے والے کیلئے پہلے پچیس ہزار اور پھر بڑھا کر پچاس ہزار روپے کا انعام بھی رکھا۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ تب اس معاملہ میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ذاتی طور پر مداخلت کرکے اس کیس کی ازسرِ نو تفتیش کرنے کے لئے ڈی آئی جی فیصل آباد میجر مشتاق احمد کی سربراہی میں ایک اَور اعلیٰ سطحی تحقیقاتی ٹیم مقرر کی۔ اور اس سلسلہ میں گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسلم قریشی کے بیٹے سہیب اسلم کے نام اپنے ایک خط میں لکھا کہ "مولانا کی گمشدگی کا مسئلہ حکومت کے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ مولانا کے اہل اور دیگر مسلمانوں کے لئے"۔ اس خط کے ہمراہ صدر نے دس ہزار روپے کا ایک چیک بھی بھجوایا جو سہیب اسلم نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ہاتھوں وصول کیا۔

اعلیٰ سطحی تحقیقاتی ٹیم کی تفتیش کا حشر جو ہُوا سو ہُوا مگر صدر کی طرف سے اسلم قریشی کے اہل وعیال کو دس ہزار روپے کی رقم دیئے جانے سے متعلق خبر کا منظرِ عام پر آنا تھا کہ بھیک خور مولویوں کی رالیں ٹپک پڑیں۔ پھر کیا تھا ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے مولوی کے فرضی اغواء کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ اوّلاً روزنامہ "جنگ" لاہور مجریہ ۱۶ر اپریل میں "یک نہ شد دو شد" کے عنوان سے یہ اداریہ سپردِ قلم کیا گیا کہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولوی عبدالکریم قریشی کو ختم نبوت کی مہم میں قلات اور خضدار کا دورہ کرتے ہوئے احمدیوں کی طرف سے اغواء کر لیا گیا ہے۔ مگر اسی شمارہ میں ایک دوسری جگہ یہ خبر بھی دیدی گئی کہ مولوی صاحب کو پولیس نے اندیشہ نقضِ امن کے تحت براستہ خضدار، شہداد کوٹ پہنچا کر صُوبہ بدر کر دیا ہے۔ اس کے بعد لاہور سے ایک مولوی قاری محمد اشرف ہاشمی اغواء کر لئے گئے۔ پھر جہلم کے مولوی فیض عالم صدیقی اور حافظ آباد کے مولوی داؤد علوی کو قتل کر دیئے جانے کی خبر ملی۔ کچھ روز بعد بنوں کے مولوی حفیظ اللہ غائب ہو گئے۔ پھر یکم رمضان المبارک کو شرقپور کے حافظ ابوبکر کو چھانگا مانگا سے اغواء کر لئے جانے کی خبر گرم ہوئی۔ جو بمشکل تمام کچھ روز بعد خود اُن کے پشاور کے نزدیک ایک بے گار کیمپ سے بھاگ کر واپس شرقپور پہنچ جانے کے بعد ٹھنڈی ہوئی۔ اسی دوران ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں ربوہ کی غیر احمدی مسجد کے امام مولوی اللہ یار ارشد اور اس کے دو ساتھیوں کو محلہ دارالعلوم غربی کے ایک مکان کو آگ لگانے کی کوشش میں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر اس نے پولیس تھانہ میں حلف اٹھا کر یہ رپورٹ لکھائی کہ مجھے احمدیوں کی طرف سے اغواء کرنے کی کوشش کی گئی۔ ابھی ہم اس دریدہ دہن مولوی کی دینداری کا ماتم ہی کر رہے تھے کہ یہ خبر سننے کو ملی کہ ۷ر اگست کو موضع کھائی مجوکہ تحصیل نورپور تھل ضلع خوشاب کے ایک دیوبندی مولوی کی گاؤں کے ایک شیعہ سے ہاتھا پائی ہونے کے بعد اس مولوی نے ڈی سی خوشاب کے سامنے یہ شکایت کی ہے کہ مجھے گاؤں کے قادیانیوں نے مارپیٹ اور اغواء کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر تحقیق کرنے پر مولوی صاحب کے اس سفید جھوٹ کی از خود قلعی کھل گئی ـــ!!

پاکستانی مولویوں کے اغواء کی اِن تمام فرضی اور من گھڑت داستانوں میں صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کے امن پسند اور مُلک کے وفادار افراد کو ملوث کرنا اور اعلیٰ سطحی تحقیقاتی ٹیموں کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود ایسی کسی تخریبی کارروائی میں کسی ایک احمدی کا بھی ملوث نہ پایا جانا ہمارے اس اِدّعا کو سچّا ثابت کرتا ہے کہ یہ تمام کارروائی خود اربابِ حکومت کی شہ پر کی جا رہی ہے۔ جس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ مُلک کی ایک امن پسند رُوحانی جماعت کے افراد کو بلاوجہ پریشان اور ہراساں کیا جائے۔ مگر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کے مبارک الفاظ ہیں:-

"خُدا کی بنائی ہوئی تقدیر جو پُرانے زمانوں میں انبیاء کی قوموں ...... اور اُن کے مخالفین پر جاری کی گئی تھی وہ یقیناً ہمیں بتاتی ہے کہ اِن رستوں پر چل کر انبیاء کے مخالفین پھر کبھی نہیں بچے۔ یہ ہلاکت کی وہ راہیں ہیں جن سے کبھی واپسی نہیں دیکھی گئی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر جون ۱۹۸۴ء)

خورشید احمد انور

اَے جواں! حق کا علمبردار بن

اَے جواں! حق کا علمبردار بن — خاک پائے احمدِ مختارؐ بن
جادۂ حق پر سدا رہ گامزن — اَولیاء اللہ کا پیروکار بن
حق تعالیٰ کی صفات و خُلق کا — تو ہمیشہ آئینہ بردار بن
باغِ دیں کا اک حسیں غنچہ ہے تو — نازشِ ہر بزم، ہر گلزار بن
اُسوۂ ختم الرُّسلؐ کر اختیار — انؐ کے فیض و نُور کا حقدار بن
اہلِ صدق و اتقاء سے لَو لگا — خوش خصال و خوش بیاں، خود دار بن
ہے تجھے گر رحمتِ حق کی طلب — ساقیٔ کوثرؐ کا تُو مے خوار بن
حق پہ رہ ثابت قدم ہر حال میں — صبر کی اک آہنی دیوار بن
گالیاں سُن کر دُعائیں دے مدام — جو تجھے دُکھ دے تو اُس کا یار بن
خلق ہے دُنیا میں خالق کا عیال — تو ہمیشہ اُن کا خدمت گار بن
کر حمایت مفلس و مظلوم کی — اُن کے آگے آہنی دیوار بن
ہر کسی کا بن کے رہ خدمت گزار — ہر کسی کا دِلبر و دِلدار بن
دُشمنِ انسانیت کے واسطے — اِک برہنہ تیغِ جوہر دار بن
بھول کر بھی مت کسی کا دِل دُکھا — سر سے پا تک مہر و لطف و پیار بن
سُستی و غفلت سے یکسر دُور رہ — چُست و بیدار و سُبک رفتار بن
عیب جوئی شیوۂ انساں نہیں — چشم پوش و مظہرِ ستّار بن
اپنی قسمت زورِ بازو سے جگا — اور کسی پر بھی نہ اصلاً بار بن
وقف کر دے زندگی حق کے لئے — راہِ حق میں ہو فدا، سردار بن

"صُحبتِ صالح تُرا صالح کُند"
صالحین و اتقیاء کا یار بن

★ — محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک علامت یہ بیان کی ہے کہ وہ دشمنوں سے بھی محبت کرتے ہیں!

ایمان نہ لانے والے اپنے غیر کے لئے نفرت رکھتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے میں لطف اٹھاتے ہیں!

حق و باطل میں تمیز کرنے والی اس سے بڑی کھلی اور سورج کی طرح روشن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے!

خوشخبری ہو اُس جماعت کو جس کے اعمال میں ایمان سے متعلق قرآن کی ظاہر کردہ علامتیں بول رہی ہوں!!

وہ علامتیں تصدیق کر رہی ہوتی ہیں کہ صرف یہی مومن ہیں، صرف یہی مومن ہیں، اور صرف یہی مومن ہیں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۵ نبوت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی:-

"اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝"

(الاحزاب آیت: ۴۰)

اور پھر فرمایا:-

"قرآن کریم میں خشیت کے مضمون کو بڑی کثرت سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے منفی پہلو پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے مثبت پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ ان تمام آیات پر ایک نظر ڈال کر غور کیا جائے اور اس کا خلاصہ نکالا جائے تو یہ

خشیت کا ذکر

آتا ہے تو وہ یہی بنتا ہے کہ خشیت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک انسانوں کی خشیت اور دوسری اللہ کی۔ اس لحاظ سے تمام بنی نوع انسان دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور دوسرے وہ جو انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ اور پھر اللہ سے نہ ڈرنے والوں کی آگے ایک اور قسم بیان فرمائی گئی کہ وہ انسانوں سے ڈریں یا کسی اور چیز سے، وہ غیر اللہ سے ڈرتے ہیں یعنی اس مضمون کو اور زیادہ وسعت دے دی گئی کہ خدا کے سوا ڈرنے والے کچھ انسانوں سے ڈرنے والے ہیں، کچھ بعض غیر انسانی قدروں سے ڈرنے والے ہیں۔ مثلاً کوئی جن سے ڈر رہا ہے، کوئی بھوت سے ڈر رہا ہے۔ کوئی جھوٹے خداؤں سے ڈر رہا ہے۔ تو فرمایا، غیر اللہ سے ڈرنے والے ایک وسیع گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں، وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور غیر اللہ سے نہیں ڈرتے۔

دوسرے، قرآن کریم نے ہدایت کو اللہ کے خوف کے ساتھ پابند فرما دیا۔ اور فرمایا تم نصیحت کے ذریعہ غیر اللہ سے ڈرنے والوں کو اپنی طرف مائل کرو گے تو جب تک غیر اللہ کا خوف اُن کے دلوں پر غالب ہے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ اس لئے

تبلیغ کا ایک نہایت ہی عمدہ نکتہ

بیان فرما دیا اور تبلیغ کی راہ کو آسان کرنے کا ایک طریق سکھا دیا۔ فرمایا، صرف وہی آدمی نصیحت پکڑتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور اس کے سوا دوسرا نصیحت نہیں پکڑتا۔ اس مضمون کو قرآن کریم نے بارہا مختلف طریق پر بیان فرمایا۔ چنانچہ سورۂ اعلیٰ میں ہے:-

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى

اور سورۂ طٰہٰ میں ہے:-

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) تو نصیحت تو کرتا ہے اور کرتا رہے گا لیکن تیری نصیحت سے فائدہ وہی اٹھائے گا جو خوف خدا رکھتا ہے۔ فرماتا ہے اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى، قرآن کریم صرف اسی کے لئے کارآمد نصیحت ہے جو خدا کا خوف رکھتا ہے۔

پس اس مضمون کو قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ خدا کا خوف رکھنے والے جب اپنے دائرہ کو وسعت دیتے ہیں، اور بے خوف لوگوں یا خدا کے غیر کا خوف رکھنے والوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں تو اُس وقت خدا تعالیٰ نے یہ نکتہ سمجھا رہا ہوتا ہے کہ پہلے خدا کا خوف ان کے دل میں پیدا کرو۔ پھر وہ ہدایت پائیں گے۔ پھر وہ تمہاری نصیحت سنیں گے۔ جب تک اُن کے دلوں پر لوگوں کا خوف غالب ہے وہ ہدایت کو نہیں پا سکتے۔ چنانچہ دنیا کا جائزہ لے کر دیکھیں، ہدایت سے پیچھے رہنے کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا خوف ہے۔ بعض دفعہ قوموں کی قومیں

"دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے"
(لیکچر سیالکوٹ)
پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۳ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۳۰۰۰۱
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

دلوں میں کسی صداقت کی قائل ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور تسلیم کر لیتی ہیں کہ سچائی اُن کے ساتھ ہے۔ لیکن چونکہ غیر اللہ کا خوف غالب ہوتا ہے اس لئے وہ ہدایت کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔ ہدایت کو اختیار کرنے پر جرأت نہیں پاتیں۔ ان معنوں میں خوف ایک MAGNET کا کام دیتا ہے۔

ایک مقناطیسی قوّت

رکھتا ہے۔ یہاں جو خوف کا مضمون ہے وہ دھکیلنے کے معنوں میں نہیں ہے بلکہ کشش کے معنوں میں ہے۔ مقناطیس کی دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ایک REPULSION یعنی دھکا دینے کی قوت اور دوسری قوتِ جاذبہ ہے جو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوف بھی بعض دفعہ قوتِ جاذبہ کا کام دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ قوتِ دفاع کا کام کرتا ہے۔ دھکیلنے کا کام کرتا ہے۔ اور خدا کا خوف بڑی قوّت کے ساتھ اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جبکہ غیر اللہ کا خوف خُدا سے دُور دھکیل دیتا ہے۔ اور غیر اللہ کی جانب کھینچتا ہے۔

پس جب تک ان مقناطیسی قوتوں کی POLARIZATION یعنی تقطیب کو درست نہ کیا جائے یا یوں کہیئے کہ جب تک اُن کا رُخ صحیح نہ کیا جائے اُس وقت تک انسان کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ سب سے بڑی قوت جس کا مقابلہ کرنے کی دوسری قوتیں راہ نہیں پاتیں ان کا اس کے سامنے کوئی بس نہیں چلتا۔ وہ یہی مقناطیسی قوت ہے۔ اور عالمِ رُوحانیت میں بھی اِسی قسم کا ایک سائنسی نظام کارفرما ہے۔ خصوصاً قرآن کریم کے مطالعہ سے تو ہمیں ایک بڑا گہرا سائنسی نظام ملتا ہے جس کی عالمِ ظاہری سے تشبیہ دی گئی ہے اور قرآن کا عالمِ باطنی بھی اس کے مطابق بہت سے گہرے سائنسی مضامین اپنے اندر رکھتا ہے اس میں بھی اسی قسم کے قوانین کارفرما ہیں۔

غرض جو مرض ہو اُس کی درستی ضروری ہے۔ اور ہدایت سے محروم رہنے میں مرض یہی ہے کہ انسان کے دِل پر غیر اللہ کا خوف غالب رہتا ہے۔ اس لئے براہِ راست مرض کو پکڑنا چاہیئے۔ کوئی مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک پہلے مرض کو دُور کر کے دِل کو صاف اور پاک نہ کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو جھنجھوڑا جائے۔ اُن سے کھل کر بات کی جائے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کے نتیجہ میں کوئی منافرت نہیں پیدا ہوتی۔ کوئی اشتعال انگیزی نہیں پیدا ہوتی۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اچھا تم خدا کا خوف دلاتے ہو میں تمہیں جوتیاں ماروں گا یا میں ڈنڈے سے تمہیں ٹھیک کر دوں گا۔ اور جب تک خدا کا خوف پیدا نہ ہو آپ کی اگلی بات قبول نہیں ہو سکتی۔ اور جب خدا کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو یہ آپ کے لئے امن کا ایک سایہ پیدا کر دیتا ہے۔ آپ کے لئے قلعہ کی دیواریں بن جاتا ہے۔ پھر اُس قلعہ پر حملہ نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھیں

کتنا عظیم الشّان کلام ہے

جو معاملات کی تہہ تک اُترتا ہے۔ اور پھر ہر معاملہ میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ اِس کے باوجود جب غیر قوموں کو رسالات یعنی پیغامات پہنچائے جاتے ہیں تو کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خوفِ خدا پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ڈرانے کے باوجود وہ اللہ کا خوف نہیں کرتے۔ اور غیر اللہ کے خوف سے مغلوب ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ جب تک کوئی اپنے دِل میں خوف پیدا نہیں کر لیتا اس وقت تک پیغام نہیں دینا۔ بلکہ یہ توجہ دلاتا ہے کہ پہلے خدا کا خوف پیدا کرو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ چونکہ اس کا کوئی ظاہری پیمانہ نہیں جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں کے دِل میں واقعتہً خدا کا خوف داخل ہو چکا ہے اور فلاں کے دل میں نہیں ہُوا۔ اِس لئے یہ کھلا احتمال ہے کہ جب خدا کا خوف دلانے کے بغیر بات شروع کی جائے تو چونکہ خدا کا خوف نہیں اور بنی نوعِ انسان کا خوف ہے۔ اِس لئے ان کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو تبلیغ کا یہ راز سکھایا گیا اور آپؐ سے بہتر اس کو کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ اور آپؐ نے سب سے پہلے خوفِ خدا کی بات کی ہے۔ اللہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ غیر اللہ کا خوف دُور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کے بعد ربِّ کریم کے پیغامات کو پہنچانا شروع کیا۔ اور چونکہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ایک بڑا طبقہ خوفِ خُدا سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر اُن سے خدا کا خوف دلانے والوں کے خوف شروع ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ حملہ کرتے ہیں، وہ بُرا مناتے ہیں، وہ کہتے ہیں تم اشتعال انگیزی کر رہے ہو۔ تم ہمارے باپ دادا کے دین کو غلط بتا رہے ہو۔ اور کہتے ہو کہ یہ درست راستہ ہے۔ اور بات بات پر زود رنج ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں نیکی کی طرف بھی بلایا جائے تو غصّہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم جب یہ فرماتا ہے کہ خدا کا خوف کرو اور غیر اللہ کا خوف نہ کھاؤ تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ کو خطرات سے بے خبر رکھ کر یہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ کیسی

سچّی اور صاف گو کتاب

ہے۔ خدا بُلاتا ہے اور اسی طرف بُلاتا ہے کہ غیر اللہ کا خوف نہ کھاؤ اور صرف خُدا سے ڈرو۔ لیکن ساتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے خطرات ضرور پیدا ہوں گے۔ چنانچہ اسی آیت میں جس کی مَیں نے خطبہ کے شروع میں تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ"

وہ لوگ جو اللہ کے پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور پیغام پہنچانے کی وجہ بھی خُدا ہی کا خوف ہوتا ہے۔ وہ خدا سے اپنے لئے بھی ڈرتے ہیں۔ لیکن اُن کے خوف میں خود غرضی نہیں پائی جاتی۔ وہ غیروں کے لئے بھی خدا کا خوف کھانے لگ جاتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں دُوسری جگہ ایسے فرشتہ صفت انسانوں کا ذِکر ہے جو غیروں کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور عالمِ ملائکہ میں ایسے فرشتے ہیں جو اِس بات پر وقف ہیں کہ وہ اُن لوگوں کے لئے بھی استغفار کریں جو

امن کے دائرے

میں داخل نہیں ہوئے۔ فرماتا ہے وَیَخْشَوْنَہٗ' وہ خدا کا خوف کھاتے ہیں اسی لئے تو خدا کے پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور یہ خوف اتنی وسعت اختیار کر چکا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اپنے لئے بھی ڈر رہے ہیں اور غیروں کے لئے بھی ڈر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کو غیر اللہ کی طرف سے خوف پیدا ہو جاتے ہیں یہ عجیب بات ہے کہ جو امن کا پیغام دے رہے ہوں اُن کو جواب میں خوف کا پیغام ملتا ہے۔ جو صُلح کی ضمانت دے رہے ہوں اُن کو جنگ کا پیغام ملتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اچھا! تم صُلح کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو، اب تمہارا علاج یہی ہے کہ تم سے جنگ ہو جائے۔ تم چاہتے ہو کہ ہم امن میں آجائیں اس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تمہارے گھروں کے امن برباد کر دیئے جائیں۔

اِس مضمون میں داخل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ۔ کہ اللہ کے خوف کی وجہ سے جب تبلیغ کرتے ہیں تو جن کو وہ تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں وہ اِس دھوکے میں نہ رہیں کہ یہ چونکہ ڈرپوک لوگ ہیں، بُزدل ہیں اس لئے خُدا سے ڈرتے ہیں۔ اور جو بُزدل ہوتا ہے اُس کو ڈرایا جا سکتا ہے۔ بُزدل ایک سے ڈرتا ہے تو دوسرے سے بھی ڈرتا ہے۔ فرمایا یہ ان کی صفتِ حسنہ ہے یہ کمزوری نہیں ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں۔ یہ اُن کی

بہادری کا ثبوت

ہے کہ وہ غیر اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اُن کو اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ غیر اللہ ان پر کیا قیامت توڑ دے گا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ لوگوں سے نہیں ڈرتے بلکہ فرمایا اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ۔ اِس سے مضمون میں اور زیادہ وسعت پیدا کر دی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ تم سے نہیں ڈرتے۔ وہ کائنات کی کسی چیز سے بھی نہیں ڈرتے۔ یعنی ہر اُس خوف سے امن میں ہیں جو خدا کے علاوہ فرضی خوف یا غیر اللہ کی طرف سے حقیقی خوف دُنیا پر چھا جایا کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا۔ ان لوگوں کے لئے خوش خبری ہے کہ اللہ اُن کے لئے کافی ہے۔ وہ حساب کرنے والا بھی ہے، اُن کا خیال رکھنے والا بھی ہے۔ اور نیک نتائج پیدا کرنے والا بھی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اُن کے لئے کافی ثابت ہوگا۔

چنانچہ اسی مضمون کو ایک اور رنگ میں بھی بیان فرمایا گیا اور خشیتِ الٰہی کو نیکی کی تعریف میں شامل کیا گیا۔ اور خُدا سے ڈرنے اور نہ ڈرنے والوں کے درمیان ایک حدِ فاصل قائم فرما دی۔ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ

اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ○"

(التوبہ آیت : ۱۸)

کہ ویسے تو سارے لوگ مسجدیں بناتے ہیں اور بظاہر آباد بھی کر دیتے ہیں لیکن محض وہی لوگ عنداللہ مسجدیں بنانے اور آباد کرنے والے ہیں مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور

یومِ آخرت پر ایمان

لاتے ہیں وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور یہ ساری وہ چیزیں ہیں جو ظاہری اعمال سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن یہ سارے اعمال قبول صرف اسی صورت میں ہوں گے، اللہ کے نزدیک درجہ تب پائیں گے جب لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ پر بھی عمل ہو رہا ہوگا۔ وہ شخص جو یہ سارے اعمال بجالا رہا ہے، بظاہر مساجد کو بھی آباد کر رہا ہے، نمازوں کی بھی تلقین کر رہا ہے اور زکوٰۃ بھی وصول کر رہا ہے یا لوگوں کو دینے کی تلقین کرتا چلا جا رہا ہے، نمازیں پڑھتا ہے اور پڑھنے کی تعلیم دیتا ہے، یہ ساری چیزیں بظاہر بہت بڑی نیکیاں ہیں۔ لیکن اگر اس صفت سے عاری ہے یعنی خدا کے سوا کسی اور سے نہ ڈرنے کی صفت اپنے اندر نہیں رکھتا تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ سارے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ○ صرف وہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک اس بات کا امکان رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔ اور کامیاب ہو جائیں گے۔ اور وہی ہیں جو ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف رکھتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے نہیں ڈرتے۔

اگر اس مضمون پر زیادہ تفصیل کے ساتھ غور کیا جائے تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ

دُنیا کی اکثر خرابیاں

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ تمام خرابیاں خواہ وہ کسی جگہ کسی شکل میں سر نکال رہی ہوں کیوں پیدا ہو رہی ہیں تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اللہ کا خوف نہیں کھاتے اور غیر اللہ سے ڈرتے ہیں۔ دُنیا میں اس وقت جتنے غلط سیاسی فیصلے ہو رہے ہیں اور جتنی بڑی تباہیاں آ رہی ہیں ان سب کا تجزیہ کرکے دیکھیں تو یہیں آ کر تان ٹوٹے گی۔ چنانچہ بعض مُلک اس لئے کہ اپنے مُلک کے لوگوں کے خیالات سے ڈر رہے ہیں یہ فیصلے کر لیتے ہیں کہ فلاں مُلک پر حملہ کر دیں تاکہ لوگوں کی توجہ بٹ جائے۔ اس سے جتنا فساد پھیلے گا۔ جتنا خون ہوگا، جتنے مظالم ہوں گے اور جتنا انسان دُکھ اُٹھائے گا اس کا ان کو خیال نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ اور لوگوں سے ڈرتے ہیں اور لوگوں کے خوف بعض دفعہ آنکھیں کھول کر دیکھنے کے باوجود قومی راہ نماؤں کو غلط فیصلے کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اور جتنا یہ خوف بڑھتا چلا جاتا ہے، راہنماؤں کی اُتنی ہی بے اختیاری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ دُنیا میں بعض ایسی (DEMOCRACIES) جمہوریتیں ہیں جو عظیم الشان طاقتیں ہیں۔ اتنی عظیم الشان طاقتیں کہ وہ دُنیا کی چوٹی کی طاقتوں میں شمار ہوتی ہیں لیکن جب لوگوں کا خوف اُن کے سر پر سوار ہوتا ہے تو اُن کے راہ نما نہایت بے طاقت اور بے حیثیت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ وہ شکوے بھی کرتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں کہ ہمیں غلط فیصلے کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کچھ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر نے اپنے ہم عصر راہ نماؤں کے متعلق

ایک بڑی دلچسپ کتاب

لکھی ہے اس میں وہ امریکہ کے لیڈروں کی بے اختیاری کا ذکر کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس خوف کی وجہ سے کہ امریکی عوام الناس کی رائے عامہ کس طرف جا رہی ہے، اگر ہم نے اس کے خلاف کوئی فیصلہ کیا تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ امریکہ کے بہت سے پریذیڈنٹ یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ اُن کا یہ فیصلہ امریکی مفاد کے خلاف ہے وہ پھر بھی فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس کے مقابل پر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو نہ خدا کا خوف ہے اور نہ بندوں کا۔ وہ اس لحاظ سے بہتر ہیں کہ جو بھی فیصلے کرتے ہیں وہ عوام الناس سے ڈر کر نہیں کرتے۔ وہ اپنے ملک کے مفاد میں جو بہتر سمجھتے ہیں اس کا فیصلہ کر جاتے ہیں۔ چنانچہ کارٹر کے نزدیک اشتراکی دُنیا اسی قسم میں داخل ہے۔ وہ کہتے ہیں اشتراکی ممالک میں کامل ڈکٹیٹر شپ ہونے کی وجہ سے رائے عامہ کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ کیونکہ وہاں رائے عامہ کو کوئی طاقت حاصل نہیں ہے۔ جب چاہیں چل دیں۔ جس طرف چاہیں رائے عامہ کا رُخ موڑ دیں۔ رائے عامہ کچھ اور کہے اور یہ کہیں کہ یہ کرنا ہے تو اُن کی بات مانی جاتی ہے، رائے عامہ کی نہیں سُنی جاتی۔ اس صورت میں وہ

اپنے ملک کے مفاد میں

بہرحال فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں۔ اُن میں ایک طاقت ہے جو مغربی جمہوریتوں کو حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ اس طرح ایک تیسری قسم بھی سامنے آئی جو غیر اللہ کا خوف نہیں کھاتی لیکن اللہ کا خوف بھی نہیں رکھتی۔ تاہم ان لوگوں کے بارے میں بھی اگر آپ مزید تجزیہ کرکے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ چونکہ اللہ کا خوف نہیں کھاتے اس لئے مثبت اُمور میں بھی وہ غلط فیصلہ کر جاتے ہیں۔ اور غیروں پر ظلم کرنے سے بھی نہیں چُوکتے۔ اُن کے منفی پہلو یہ بن جاتے ہیں کہ لوگوں کا خوف رکھنے والے تو بہت سے مظالم سے بچ جاتے ہیں۔ اور جو لوگوں کا خوف نہیں کھاتے اُن کے لئے کوئی راہ نما چیز نہیں رہتی۔ اسی لئے اپنے فیصلوں میں بعض اوقات انتہائی ظالمانہ فیصلے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ اپنی قوم کے خلاف بھی ظالمانہ فیصلے کرتے ہیں۔ چنانچہ لینن نے نہتے مزدوروں پر گولیاں چلائیں جن کے نام پر طاقت حاصل کی تھی۔ اور روٹی کے نام پر طاقت حاصل کرکے انقلاب برپا کیا تھا۔ وہی نہتے مزدور خاموشی سے احتجاج کرنے کے لئے جب گلیوں میں نکلے اور روٹی کا مطالبہ کیا تو اُن پر ظالمانہ طور پر گولیاں برسائی گئیں۔ اسی طرح سٹالن نے اپنے زمانہ میں لکھوکھہا لوگ قتل کروا دیئے۔ اس لئے کہ بے خوفی کے نتیجہ میں بے راہ روی بھی پیدا ہو گئی تھی۔ جب کہ صحیح رستے پر چلنے کے لئے

اللہ کا خوف درکار ہے

انسانوں سے بے خوفی میں کچھ فوائد بھی ہوں گے اور کچھ نقصان بھی ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں تو نقصان بالعموم زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ بھی مومنوں کے مقابلہ پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے

اس کا مزید تجزیہ کرکے دیکھیں ملک کے اندرونی فیصلے ہوں یا بیرونی فیصلے ہوں، جہاں جہاں بھی انسان کا خوف سامنے آئے گا وہاں راہ نما غلط فیصلے کرنے پر مجبور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف مومنوں کی شان ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ چنانچہ اس کا تجزیہ کرنے کے بعد قرآن کریم پھر مومنوں کو خوب اچھی طرح متنبہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ تم ہمارے خوف کے سوا کسی اور کا خوف نہیں رکھتے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے لئے خوف کے سامان اکٹھے نہیں کئے گئے۔ وہ تو بہت اکٹھے کئے جائیں گے۔ آگیں بھڑکائی جائیں گی۔ دھمکیاں دی جائیں گی۔ اور بڑے گہرے منصوبے بنائے جائیں گے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے تمہیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ ہم تمہیں ایسی باتوں پر بھی اطلاع دیتے ہیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ایسے خوفوں سے بھی تمہیں متنبہ کرتے ہیں جن پر تمہاری نظر نہیں ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (آل عمران آیت: ۱۱۹)

کہ دیکھو! وہ تمہارا بھلا نہیں چاہتے۔ یہ ہم تمہیں بتا دیتے ہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ اُن کے دِل میں تمہارے لئے کوئی خیر سگالی کا جذبہ پایا جاتا ہے، ہرگز نہیں۔ جو آدمی صرف اللہ کا خوف رکھنے والا ہے وہی اپنے سوا دوسروں کا بھلا چاہتا ہے۔ جو خدا کا خوف نہیں رکھتا اور بندوں کا خوف رکھتا ہے۔ وہ

کسی کا بھلا چاہنے کی صفت سے عاری

ہوتا ہے۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ تمہیں تو صرف ان باتوں کا علم ہے جنہیں وہ اپنی زبان سے کہہ چکے ہیں۔ یا جن کا اقرار کر چکے ہیں کہ ہاں ہم تمہیں یہ یہ سمجھتے ہیں۔ وہاں تک تو تمہاری نظر ہے لیکن فرماتا ہے وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ تمہیں علم نہیں لیکن ہمیں علم ہے کہ جو باتیں وہ زبان پر نہیں لاتے اور اُن کے دلوں میں کھول رہی ہیں وہ اُن سے بہت زیادہ نقصان دِہ ہیں جنہیں وہ زبان پر لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کلام کیسا عظیم الشان کلام ہے دھوکے میں رکھ کر کسی جرأت مندانہ قدم کی طرف نہیں بُلاتا۔ خطرات کی طرف کھول کھول کر آگاہ کرتا ہے اور پھر کہتا ہے، اب اگر تم میں ہمت ہے کہ صرف خدا کا خوف رکھو اور غیر اللہ کا نہ رکھو تو آؤ اِس راستہ پر چلے آؤ۔ اِس سے کم درجہ کے لوگ عند اللہ مطلوب نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں علم ہی نہیں ہے کہ کتنے خوفناک ارادے ہیں۔ ہمیں علم ہے لیکن پھر اِس وضاحت کے بعد فرماتا ہے قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں خُوب کھول کر بیان کر دی ہیں اب تمہارا فرض ہے کہ عقل کرو لیکن ساتھ ہی ایک خوشخبری بھی دیتا ہے فرماتا ہے:-

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

(الطارق ۸۶ آیت: ۱۶ تا ۱۸)

جب تم نے میرا خوف اختیار کر لیا اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ تمہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ کس طرف سے حملہ ہوگا۔ اور کس شکل میں ہوگا کیونکہ مخالفین کے سارے ارادے تم سے مخفی ہیں لیکن مجھ سے مخفی نہیں ہیں۔ اور چونکہ تم نے میرا خوف کیا ہے اِس لئے مَیں تمہارا ضامن ہو چکا ہوں۔ اب مَیں تمہاری خاطر تدبیریں کروں گا چونکہ تمہیں تدبیروں کا اختیار ہی کوئی نہیں۔ جب پتہ ہی نہیں کہ دُشمن کی تدبیر کیا ہے، تو تم مقابل پر کیا تدبیر کر سکتے ہو۔ فرمایا اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ وہ تمہارے خلاف خُوب تدبیریں کر رہے ہیں۔ لیکن مَیں بھی تو غافل نہیں بیٹھا ہُوا۔ وَ اَكِيْدُ كَيْدًا مَیں بھی ایک تدبیر کر رہا ہُوں۔ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ ان کو اِس حال میں رہنے دو پھر دیکھنا

خُدا کی تدبیر غالب آتی ہے

یا اُن کی تدبیر غالب آتی ہے۔

جب یہ فرمایا کہ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ وہ تمہارا بُرا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بھی تسلّی دے دی کہ تم نے اُن کے خلاف تدبیر نہیں کرنی نہ تم کر سکتے ہو۔ اِس کے بعد ایک عجیب نصیحت فرمائی ہے یا مومن سے ایک خاص توقع رکھی ہے۔ فرماتا ہے

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ

(آل عمران آیت: ۱۲۹)

کہ ان دُشمنیوں کے باوجود ہم یہ ساری باتیں تمہیں کھول کر بتا رہے ہیں۔ جس طرح ہم اُن کے دِلوں کا حال جانتے ہیں اسی طرح تمہارے دِلوں کا حال بھی جانتے ہیں۔ تم تو عجیب مخلوق ہو۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے عام انسانوں کی ایک الگ تخلیق کر دی ہے۔ تم خلقِ آخر بن چکے ہو۔ تمہاری یہ کیفیت ہے کہ ہم گواہی دے رہے ہیں کہ یہ جانتے ہوئے کہ وہ تم سے محبّت نہیں کرتے پھر بھی تم اُن سے محبّت کر رہے ہو۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ مِن ذٰلك گویا خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ ان سے محبّت نہیں کرنی چاہیئے۔ تم تو اُن سے محبّت کرتے ہو حالانکہ وہ تم سے محبّت نہیں کرتے۔ یہ مضمون ہرگز نہیں۔ کیونکہ ساتھ ہی یہ فرمایا ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ تمہاری یہ کیفیت اِس وجہ سے نہیں کہ خُدا تعالیٰ کے بعض احکام پر تمہاری نظر ہے اور بعض پر نہیں ہے۔ یہ کیفیت پیدا ہی اُن دلوں میں ہوتی ہے جو كُلِّيَّةً کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کسی آیت کی ایک سا زیر زبر میں بھی فرق نہیں کرتے۔ ساری کتاب، سارے احکامِ الٰہی، سارے اوامر اور تمام نواہی پر نظر رکھنے کے بعد جیسی اُن کا دِل جو شکل اختیار کرتا ہے وہ یہ ہے کہ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ تمہاری عجیب حالت ہے، تم اُن سے محبّت کرتے ہو اور وہ تم سے محبّت نہیں کرتے۔

یہاں پہنچ کر ایک اور بات بھی بڑی کھل کر روشن ہو جاتی ہے کہ ایمان کے دعوے تو سب کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔ اور دُوسرا نہیں۔ لیکن اللہ نے اس کی علامتیں اتنی مشکل رکھ دیں کہ ہر وہ دعویدار جو اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے وہ ان کو اختیار کر ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ

ایک سچّے مومن کی یہ علامت بتائی

کہ وہ غیر سے نفرت نہیں کرتا۔ باوجود اس کے کہ دُشمن شدید گالیاں دیتا ہے اور مخالفت میں اپنے بد ارادوں کو کھلم کھلا ظاہر کرنے لگ جاتا ہے۔ اور جو ان کے دِلوں میں بد ارادے ہوتے ہیں وہ اُن سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ ساری باتیں بیان کرنے کے معًا بعد فرماتا ہے، اَے محمدؐ! یہ ساری باتیں تم سُن چکے ہو۔ اب مَیں بتاتا ہوں کہ تمہارے اور تمہارے ماننے والوں کی کیا کیفیت ہے۔ فرماتا ہے تمہارے دِلوں کی کیفیت یہ ہے کہ دُشمن کی ساری باتوں کے باوجود تم اُن سے محبّت کرتے ہو۔ اور محبّت کرتے رہو گے۔ اور تم اِس بات سے بے نیاز ہو جاؤ گے کہ وہ تم سے محبّت کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ ہے ایمان والوں کی نشانی۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن کی نشانی یہ رکھ دی کہ وہ اپنے سے غیر کے لئے نفرت رکھتے ہیں۔ اُن کے خلاف تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔ اُن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کسی کو نقصان پہنچانے میں لُطف اُٹھاتے ہیں۔ حق اور باطل میں تمیز کرنے والی اس سے بڑی کھلی اور سُورج کی طرح روشن دلیل اور کیا ہو سکتی ہے!؟

پس خوشخبری ہے اس جماعت کو جس کے حق میں قرآن یہ دلائل پیش کر رہا ہے، وہ جماعت غیروں کی زبان کے تیر کے سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔ اُس کو اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ دُنیا کی کوئی طاقت، اس کو کیا سمجھتی ہے۔ وہ علامتیں جو قرآن نے ظاہر کر دی ہیں وہ ان کے اعمال میں بول رہی ہوتی ہیں۔ اور تصدیق کر رہی ہوتی ہیں کہ صرف یہی مومن ہیں اور صرف یہی مومن ہیں ٭

(منقول از الفضل ربوہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۴ء)

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۹-۸-۸۴ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ فرحانہ بیگم سلّمہا بنت مکرم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب ساکن کشن گنج (راجستھان) کا نکاح عزیزم مظفر احمد صاحب طارق سلّمہٗ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور مناسبِ موقعہ انتہائی جامع اور رُوح پرور خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پچاس روپے مدّ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرًا۔ قارئین سے اِس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار خورشید احمد انور ایڈیٹر بدر قادیان)

(۲) مورخہ ۱۰-۷-۸۴ کو بعد نمازِ مغرب وعشاء میڈیسن (وسکانسن) میں منعقدہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے دوران محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ نے مکرمہ ثمر زبیدہ مبارکہ جنجوعہ صاحبہ بنت مکرم برکات الٰہی صاحب جنجوعہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انٹریال (کینیڈا) کا نکاح مکرم ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب ان دِنوں ہیوسٹن (ٹیکساس) میں جینیٹک انجینئرنگ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ مکرم محمد برکات الٰہی جنجوعہ صاحب نے اعلانِ نکاح کی خوشی میں پانچ کینیڈین ڈالر بطور شکرانہ مدّ اعانت بدر میں بھجوائے ہیں فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیرًا۔ قارئینِ بدر سے اِس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اِرشادِ نبوی

"لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ" (بخاری)

(ترجمہ)

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے کرتا ہے"

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قسط نمبر (۳)

تحریکِ احمدیّت

نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ، تاریخِ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورّخِ احمدیّت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء

پانچواں نمونہ:- "قادیانی کافر کیوں؟" اِس نام کی ایک تازہ کتاب مؤلفہ مولانا ارشاد الحق اثری فیصل آباد کے صفحہ ۲۴ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ عبارت منسوب کی گئی ہے کہ

"میرے وقت کی فتح آنحضرتؐ کے وقت کی فتح سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے۔" (سیرۃ الابدال صفحہ ۱۹۳)

آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ سیرۃ الابدال کوئی ضخیم کتاب نہیں ہے بلکہ صرف سولہ صفحے کا عربی رسالہ ہے۔ اور اس میں بھی اس عبارت کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔

چھٹا نمونہ:- ملتان سے چھپنے والی ایک نئی کتاب "دورِ جدید کے عالمگیر فتنے" مؤلفہ جناب منشی عبد الرحمٰن خان صاحب کے صفحہ ۱۸ میں یہ بالکل خلافِ واقعہ بات لکھی گئی ہے کہ احمدیوں نے مکہ کا لفظ حذف کر کے قادیان قرآن کریم میں درج کر دیا ہے۔

ساتواں نمونہ:- عراق سے شائع ہونے والی کتاب "القادیانیۃ والاستعمار الانکلیزیۃ" مؤلفہ عبد اللہ سلوم السامرائی (۱۹۸۱ء) "منشورات وزارۃ الثقافۃ و الاعلام الجمہوریۃ العراقیۃ" کے صفحہ ۱۷۸-۱۷۹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ افتراء کیا گیا ہے کہ آپ نے معاذ اللہ کعبہ کی بجائے قادیان کو حج کا مقام بنایا ہے۔ اور یہ کہ احمدی معاذ اللہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر قادیان کو فضیلت دیتے ہیں۔

یہ ناپاک الزام برطانوی ہند میں جب پہلی بار پھیلایا گیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں اس کی زبردست تردید کی اور بتایا کہ مکّہ اور مدینہ یقیناً قادیان سے افضل ہیں۔ نیز یہ پُر شوکت اعلان فرمایا:-

"ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو اُن کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اُس شخص کو اندھا کر دے گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بدبین آنکھ کو پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے اُن میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا۔"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۹)

نیز فرمایا:-

"مکہ وہ مقدس مقام ہے جس میں وہ گھر ہے جسے خدا نے اپنا گھر قرار دیا اور مدینہ وہ بابرکت مقام ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آخری گھر جس کی گلیوں میں آپؐ چلے پھرے اور جس کی مسجد میں اُس مقدس نبی نے جو سب نبیوں سے کامل نبی تھا اور سب نبیوں سے زیادہ خدا کا محبوب تھا۔ نمازیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کیں ...... بیت اللہ کو خدا تعالیٰ نے حج کے لیے چُنا جس کے سوا اب دُنیا میں قیامت تک اور کوئی حج کی جگہ نہیں۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

آٹھواں نمونہ:-

بندر روڈ کراچی سے شائع شدہ کتاب "اسلامیہ پاکٹ بک" مؤلف جناب محمد مسلم بن برکت اللہ کے صفحہ ۵۶ میں لکھا ہے کہ احمدی ربوہ کو کعبہ کا درجہ دیتے ہیں اور اس کا حج بھی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں عزّت مآب سماحۃ الشیخ ڈاکٹر عبد اللہ الزاید وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کی خدمت میں پچھلے سالوں میں یہ اطلاع دی گئی ہے:-

"اُمتِ مرزائیہ کے کفر وارتداد کا عالمی مرکز ربوہ ہے ..... جو اُن کے نزدیک مکہ اور مدینہ سے زیادہ مقدس شہر ہے۔"

(سپاس نامہ منجانب "خادم ختم نبوت" منظور احمد چنیوٹی صفحہ ۲ مطبوعہ ڈیلی بزنس پریس فیصل آباد)

اِنّا لِلّٰہ وانّا اِلیہ راجعون۔ اِس مرحلہ پر بانی ربوہ حضرت مصلح موعودؓ کے چند دُعائیہ اشعار زبان قلم پر آگئے ہیں جن سے اِس ادّعا کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ فرمایا:-

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو!
کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دُعائیں

دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر
اسلام کے سر پر سے کریں دُور بلائیں

(الفضل ۸ جنوری ۱۹۵۰ء صفحہ ۳)

نواں نمونہ:-

کراچی سے "ارشاد خلیفہ اوّل صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ" (ناشر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) کے زیرِ عنوان مندرجہ ذیل عبارت چھپوا کر ملک بھر میں پھیلائی گئی کہ:-

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں مگر باطن میں بھیڑیے ہیں۔ اُن کے اعمال سے تم انہیں پہچان لوگے۔ کیا وہ جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں۔"

حق یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایسا کوئی فرمان مبارک اسلامی لٹریچر میں موجود نہیں۔ دراصل یہ انجیل متی باب ۷ کی عبارت ہے جس کی آڑ میں اسلام کے دُشمن صدیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع ترمقام نبوّت پر حملہ کرتے رہے۔ یہی وہ عبارت ہے جس کو امیر المومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا "ارشادِ مبارک" ظاہر کر کے مشتہر کیا گیا جس کا مقصد احمدیت سے استہزاء اور کراچی سے شائع شدہ کتاب "فتاویٰ رشیدیہ" کے اِس فتویٰ پر عمل کرنے کے سوا کچھ نہیں تھا کہ:-

"احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے۔"

("فتاویٰ رشیدیہ" صفحہ ۴۶ از مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مولوی محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب قرآن محل۔ مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

یہ فتویٰ برصغیر کی ایک ایسی عالم دین "شخصیت" کا ہے جس کے بہت سے القابات میں سے چند ایک یہ ہیں۔ قطب عالم۔ خاتم الاولیاء والمحدثین۔ فخر الفقہاء والمشائخ۔ حضرت عالی ماوائے جہان۔ مخدوم الکل۔ مطاع العالم۔

(سرورق کتاب "تذکرہ" از مولانا المحمود الحسن دیوبندی۔ مکتبہ قاسمیہ معارف پریس لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار فرمایا:-

"اِس جماعت معاندین کے وجود سے ہمارا بڑا بھول کا کام دونوں میں ہو رہا ہے۔ لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور اُن کی آنکھیں اِس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنے والا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتریہ کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

استہزاء کا دُوسرا طریق

مقبولانِ درگاہِ الٰہی سے استہزاء کا دُوسرا طریق یہ رہا ہے کہ اُن پر خود ساختہ معیاروں کے ذریعہ تنقید کی جاتی ہے۔ یہ برکت وسعادت جو ہمیشہ اہل اللہ اور مقدسین کے حصہ میں آتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی حاصل ہوئی۔ چنانچہ احمدیت کے خلاف بہت سے اعتراضات کی بنیاد مفروضات پر ہی رکھی جاتی ہے۔ جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ مثلاً:-

۱۔ نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔

۲۔ نبی کسی غیر اسلامی حکومت کے قانون کی سیاسی اطاعت نہیں کرتا نہ اُس کی مذہبی آزادی کی تعریف کر سکتا ہے۔

۳۔ ہر نبی نئی شریعت لے کر آتا ہے۔ اور اُس کے آتے ہی اُمت بھی بدل جاتی ہے۔

۴۔ نبی کا نام مرکب نہیں ہو سکتا۔

۵۔ نبی کو صرف اس کی اپنی زبان میں الہام ہو سکتا ہے۔

۶۔ نبی شعر نہیں کہتا۔

۷۔ نبی اجتہادی غلطی سے منزہ ہوتا ہے اُس کی ہر پیشگوئی اُس کے اجتہاد کے مطابق پُوری ہوتی ہے۔ اور خواہ ہزار استغفار کیا جائے ہرگز نہیں ٹل سکتی۔

۸۔ نبی کا ورثہ نہیں ہوتا۔

۹۔ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

اب میں قرآن مجید اور دُوسرے مستند اسلامی لٹریچر کی روشنی میں اِن معیاروں کا مختصر اور ترتیب وار تجزیہ کرتا ہوں۔

(۱)۔ قرآن سے ثابت ہے کہ "النبی الاُمّی" کا تاج صرف ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا ہے۔ اور یہ حضورؐ ہی کا معجزہ ہے کہ باوجود اَن پڑھ ہونے کے آپؐ کے مبارک ہونٹوں پر کوثر و تسنیم کے چشمے جاری ہوئے۔ اس کے برعکس سورۃ کہف ع ۹ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شاگرد بننے اور بخاری میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قبیلہ بنو جرہم سے عربی سیکھنے کا واضح ذکر ملتا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کے مشہور مؤرخ محمود عقّاد نے "حیاۃ المسیح" صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اساتذہ فریسی تھے۔ اور کویت کے محقق السید نور الدین قمر نے "قصہ ادریس" میں اور مصری عالم

عبدالوہاب نجار نے "قصص الانبیاء ص۲۵" میں حضرت ادریس علیہ السلام کے یونانی اُستاد کا نام تک بتا دیا ہے۔ یعنی "الغوثاذیمون"

(۲) ۔ فرعونِ مصر کا قانون اس درجہ ظالمانہ اور آمرانہ تھا کہ حضرت یوسف جیسے اولوالعزم پیغمبر بھی اپنے سگے بھائی بن یامین کو بھی اپنے پاس نہ رکھ سکتے تھے۔ بایں ہمہ اپنے قانونِ وقت کا احترام فرمایا جس پر سورۃ یوسف شاہد عادل ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ رومی حکومت کے ماتحت رہے۔ اور کبھی اس غیر ملکی حکومت سے ٹکر نہیں لی۔ بلکہ ٹیکس دینے کے سوال پر فرمایا

"جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔"

(لوقا باب ۲۰ : آیت ۲۵)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارک اُسوہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے سفرِ طائف سے واپسی پر مکہ کے ایک کافر رئیس مطعم بن عدی کی پناہ طلب کی۔ اور مکہ کے قبائلی قانون کی پابندی کرتے ہوئے اس کافر کی اجازت سے مکہ میں قدم رکھا اور اس مقدس شہر کی دوبارہ شہریت اختیار کی۔

("سیرۃ النبی" (علامہ شبلی نعمانی) جلد ۱ ص۲۵۶)

پھر یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رجب ۵ھ میں اپنے صحابہؓ کو حبشہ کی عیسائی حکومت کی طرف ہجرت کرنے کی خود ہدایت فرمائی اور حبشہ کی سرزمین کو "ارضِ صدق" (ابن ہشام) اور اس کے عیسائی بادشاہ کو "ملکِ صالح" کے نام سے یاد فرمایا۔

(تفسیر معالم التنزیل ص۲۹۰ پارہ ۶)

شیعہ مجتہد شمس العلماء علامہ سید علی الحائری نے "موعظہ نقیبہ" میں برطانوی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیرِ سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دُنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ ..... اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کی تاسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپ نے بھی نوشیرواں عادل کے عہدِ سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے [illegible] بیان کیا ہے۔"

(صفحہ ۳ ۔ ۴ ، تقریر ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء)

اب اگر ان چند تحریروں کو جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انگریزی حکومت کی مذہبی آزادی کے بارہ میں لکھی ہیں، دس کروڑ سے بھی ضرب دے دی جائے تب بھی حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک فقرہ اُن سب پر بھاری ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک مزادم کی رائے تھے۔ اور یہ تمام نبیوں اور رسولوں کے شہنشاہ کا فرمانِ مبارک ہے۔

(۳) ۔ یہ مسلمات میں سے ہے کہ آسمانی کتابیں صرف چار نازل ہوئیں۔ مگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے۔ ثابت ہُوا کہ سوائے چار کے باقی جملہ انبیاء پہلی شریعت کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس حیثیت سے اس نظریہ پر بھی ضرب کاری لگتی ہے کہ ہر نبی کی آمد سے اُمت بھی بدل جاتی ہے۔ قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نوح کی اُمت میں شمار کیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام یہ سب ایک ہی اُمت کے فرد تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں ہزاروں نبی پیدا ہوئے مگر ان کے پاس کوئی نئی کتاب نہ تھی۔ وہ سب تورات ہی کو قائم کرنے کی خاطر بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا۔

(المائدہ : ۴۵)

ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور تھا اور جو انبیاء تورات کے تابع اور اس کے ماننے والے تھے وہ سب اس سے فیصلے کرتے تھے۔

(۴) ۔ "المسیح عیسیٰ ابن مریم" اور "ذو الکفل" دو نبیوں کے نام ہیں۔ دونوں مرکب ہیں۔ اور دونوں ہی قرآن مجید میں موجود ہیں۔ امام الائمہ حضرت علامہ قسطلانی نے "مواھب اللدنیہ" جلد اول ص۱۰۸-۱۱۰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۶ مرکب نام لکھے ہیں جو یہ ہیں۔ عبد الکریم۔ عبد الجبار۔ عبد الحمید۔ عبد المجید۔ عبد الوہاب۔ عبد القہار۔ عبد الرحیم۔ عبد الخالق۔ عبد القادر۔ عبد المہیمن۔ عبد القدوس۔ عبد الغیاث۔ عبد الرزاق۔ عبد السلام۔ عبد المومن۔ عبد الغفار۔

مجددِ اسلام علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اتقان" میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت نوحؑ کا اصل نام عبد الغفار تھا۔ (ترجمہ اتقان جلد ۲ صفحہ ۴۱۸، ۴۱۴) اور مہدی موعود کے "ذو الآمین" یعنی مرکب نام ہونے کی پیشگوئی تو صدیوں قبل حضرت علامہ باقر مجلسی کی عربی کتاب "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص۶ مطبوعہ تہران میں درج ہے۔

(۵) ۔ قرآن مجید میں اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے:۔

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ"

(ابراہیم : ۵)

جس کا مدارک التنزیل اور روح المعانی جیسی مشہور عالم تفسیروں کی رُو سے مفہوم صرف یہ ہے کہ نبی جس قوم میں مبعوث ہوتے اس کی زبان بھی بولا کرتے تھے۔ نہ یہ کہ الہام بھی انہیں لازماً ان کی قومی زبان میں ہوتا تھا۔ چنانچہ حدیثِ نبویؐ میں ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دس ہزار زبانوں کی قوت سے بھرا ہُوا کلام فرمایا۔ اور حضرت کعب اور حضرت عجلان جیسے اکابر اُمت کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت موسیٰؑ سے ہر زبان میں ہم کلام ہُوا۔ (دُرِّ منثور للسیوطیؒ جلد ۳ ص۱۱۵) دسویں صدی ہجری کے امام و مجدد حضرت علامہ علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے "موضوعاتِ کبیر" میں تسلیم کیا ہے کہ اُن کے ہم عصر مشائخِ ہند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فارسی الہامات بیان کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض محدث زمان حضرت علامہ عبد العزیز الفہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کوثر النبی باب الفاء اور حضرت شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات "مرءۃ العاشقین" ص۲۷ پر درج ہیں۔

علاوہ بریں حدیثِ نبوی ہے:۔

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً فِى الْاَرْضِ تَنْطِقُ عَلٰٓى اَلْسِنَةِ بَنِىْٓ اٰدَمَ۔"

(الدیلمی عن انس) (الدرر المنتشرة للسیوطی ص۴۶)

زمین میں خدا کے ایسے فرشتے ہیں جو انسانوں کی زبان میں کلام کرتے ہیں۔

(۶) ۔ قرآن کریم کی مشہور لغت مفردات راغب سے پتہ چلتا ہے کہ شعر جھوٹ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ کی ذات اقدس سے اس کی نفی سورۃ شعراء میں کی گئی ہے۔ ورنہ بخاری میں جو مسلمہ طور پر اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے آنحضرتؐ کے یہ اشعار موجود ہیں ؎

اَنَا النَّبِىُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(بخاری کتاب المغازی باب قول اللہ ویوم حنین الخ جلد ۳ ص۴۴ مصری)

؎ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من ینکب فی سبیل اللہ جلد ۲ ص۹۱ مصری)

(۷) ۔ اجتہادی غلطی نبوت کے منافی نہیں۔ حضرت نوحؑ کو یقین تھا کہ اُن کا بیٹا طوفان میں محفوظ رہے گا۔ مگر وہ اُن کے سامنے ہی غرق ہوگیا (قرآن مجید) حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ کی وحی ہوئی کہ فلاں دن تمہاری قوم پر عذاب آنے والا ہے۔ (فتح البیان جلد ۸ ص۹۷ از نواب صدیق حسن قنوجی) (ابن جریر جلد ۱۱ ص۱۱۸) قوم نے گریہ وزاری کی تو عذاب ٹل گیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک شخص کی نسبت جبرئیل امین نے خبر دی کہ ظہر تک وہ مرجائے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ مقررہ وقت آتا اس نے تین روٹیاں صدقہ دے دیں اور موت سے بچ گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۶۳)

آنحضرتؐ کو عالمِ خواب میں ہجرت گاہ دکھائی گئی۔ آپ کا خیال یمامہ کی طرف گیا۔ مگر واقعات نے ثابت کردیا کہ اس سے مراد مدینہ تھا۔ بعض قرآنی آیات میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے کہ انبیاء کی بعض پیشگوئیاں کلیۃً منسوخ بھی کردی جاتی ہیں۔ اور تقدیرِ مُبرم تک ٹل بھی جاتی ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا

(البقرہ : ۱۰۷)

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(سورۃ یوسف : ۲۲)

(۸) ۔ بلاشبہ حدیث میں ہے:۔

"اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص۴۶۳)

کہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں جو نہ وارث ہوتا ہے نہ وارث کیا جاتا ہے۔

مگر بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُمّ المومنین سیدۃ النساء حضرت عائشہ رضؓ کی یہ تشریح درج ہے

"يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ۔"

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث بنی نضیر جلد ۳ ص۱۱۲ مطبوعہ مصر)

کہ اس سے مراد صرف آنحضرتؐ کا وجودِ مبارک ہے۔ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ اس کی تصدیق قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے۔

"وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ"

کہ حضرت سلیمان حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے۔

ظاہر ہے کہ نبوت ورثہ میں نہیں ملتی۔ لہٰذا اس جگہ قطعی طور پر وسیع بادشاہت کی وراثت ہی مُراد لی جاسکتی ہے۔

(باقی)

لجنات اماء اللہ بھارت کا

سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی منظوری سے سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخیں رکھی گئی ہیں ہر لجنہ ان تاریخوں میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرے تاکہ تمام لجنات کے اجتماعات مقررہ تاریخوں میں ہوں۔ لجنہ کے ساتھ ہی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع رکھا جائے۔ صوبہ جات اڑیسہ، کشمیر، کیرلہ اور آندھرا میں گزشتہ سالوں کیطرح صوبائی اجتماع منعقد کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

احمدیت ۔ ایک اسلامی تحریک

جس نے اسلام کا دفاع کیا اور غلبۂ اسلام بھی اسی کے ذریعہ مقدر ہے

از محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احمدیت ایک بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے ۔ جس کی بنیاد انیسویں صدی کے آخر میں بحکم الٰہی رکھی گئی ۔ یہ تحریک ایسے وقت میں ظہور پذیر ہوئی جبکہ مسلمان اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے تھے ۔ اور مطابق پیشگوئی سرکارِ دو عالم صلعم لا یبقیٰ من الاسلام الّا اسمہ ولا من القرآن الّا رسمہ (اسلام برائے نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کا نقش رہ جائے گا ۔) کا نظارہ نظر آرہا تھا ۔ چنانچہ اس وقت کے مسلمان زعماء خود اس بات کے اقراری تھے کہ مسلمان اسلامی تعلیم سے اس قدر دُور جا چکے ہیں کہ اگر اس وقت سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس خود تشریف لے آئیں اور اپنی اُمت کا حال دیکھیں تو مشکل سے پہچانیں گے کہ یہ آپ کی وہی اُمت ہے جس کو آپؐ نے توحید کا سبق سکھایا تھا ۔ (سر سید احمد خان بحوالہ تہذیب الاخلاق)

غرضیکہ اندرونی لحاظ سے اسلام نہایت ہی کس میرسی اور کمزوری کی حالت میں تھا ۔ اور بیرونی طرف سے دیگر مذاہب اس پر شدید حملے کر رہے تھے ۔ بالخصوص عیسائیت کی طرف سے اسلام پر زبردست حملوں کی یلغار ہو رہی تھی ۔ عیسائی پادریوں کی طرف سے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر قسما قسم کے گندے الزامات لگائے جا رہے تھے ۔ اسلام کے یہ دشمن مکہ اور مدینہ پر صلیب کا جھنڈا لہرانے کے خواب دیکھ رہے تھے ۔ بے شمار مسلمان جن میں بڑے بڑے مولوی اور شاہی مسجدوں کے امام اور خطیب شامل تھے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں جا چکے تھے ۔ اس وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ایک بطلِ اسلام کی حیثیت سے میدان میں آئے اور آپؑ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کفر و تثلیث کے ان حملوں سے دلگیر ہونے کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے ، تاکہ میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں ۔ اور اسلام کے پُرزور دلائل اور صداقتوں کو پیش کر کے اسلام کے قالب میں زندگی کی رُوح پھونک دوں ۔ چنانچہ آپؑ نے عیسائیت کے حملوں کا خاطر خواہ دفاع کیا ۔ اور نقلی و عقلی دلائل سے حیاتِ مسیحؑ ۔ ابنیتِ مسیحؑ ۔ کفارہ اور تثلیث کا رد فرمایا ۔ اور پادری لوگ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جو گندے حملے کر رہے تھے اُن کے جواب میں انجیل کے یسوع کی بھی خبر لی ۔ اور عیسائیوں کے مسلّمات کی رُو سے الزامی جوابات دے کر ان کا مُنہ بند کر دیا ۔

آج کے علماء جن کو سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ ۔

(آسمان کے نیچے بدترین مخلوق)

کا سرٹیفیکیٹ عطا فرمایا ہے ، حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے دئیے گئے ان الزامی جوابات کو جو عیسائی مسلّمات اناجیل وغیرہ سے دئیے گئے ہیں حقیقی جوابات کی صف میں شامل کر کے عام مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے حضرت مسیح علیہ السلام یا آپ کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں گستاخی کی ہے ۔ اور اُن کی توہین کی ہے جبکہ قرآن مجید نے ان دونوں کی عزت کو قائم کیا ہے ۔

چنانچہ حال ہی میں دارالاشاعت رحمانی خانقاہ مونگھیر کی طرف سے ایک گمراہ کُن پوسٹر شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے الزامی جوابات میں سے دو حوالہ جات بیہودیانہ کتر و بیونت کر کے پیش کئے گئے ہیں ۔ اور پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔ اِس مضمون کے ذریعہ ان ہر دو حوالہ جات کی وضاحت پیش کی جاتی ہے ۔

ایک حوالہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے پیش کرتے ہوئے اس کا عنوان یوں رکھا گیا ہے :۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کا بیان ۔ حضرت مریم علیہا السلام کو ناجائز حمل تھا"

ناجائز کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا کر دھوکہ دیا گیا ہے ۔

اس کے جواب میں ہم اپنے پاس سے کچھ نہ کہتے ہوئے کشتی نوح کا پُورا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین حقیقتِ حال سے آگاہ ہو جائیں گے ۔

آپؑ فرماتے ہیں :۔

"مَیں اُس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں ۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مَیں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا ۔ بلکہ مسیح تو مسیح مَیں تو اُس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہُوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں ۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ مَیں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدس سمجھتا ہوں ۔ کیونکہ یہ سب مریم بتول کے پیٹ سے ہیں ۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اِصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا ۔"

(کشتی نوح)

اِس پورے حوالہ کو پڑھ جائیے آپ نے کسی جگہ پر حضرت مسیح یا آپ کی والدہ محترمہ کی توہین نہیں کی ۔ نہ ہی حضرت مریم علیہا السلام کے لئے ناجائز حمل کے الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ بلکہ حقیقتِ حال بیان کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ ۔ مسیحؑ کے بھائیوں اور آپ کی ہمشیرگان کی بھی عزت کی ہے ۔ اور اُن کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کو **بزرگ مریم بتول** کے نام سے یاد کیا ہے ۔

(نوٹ) حضرت مسیح علیہ السلام کے چار بھائی اور دو بہنیں بھی تھیں ۔ یہ بات بھی آپؑ نے اپنے پاس سے نہیں لکھی بلکہ حاشیہ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے یہ بات پادری جان ایلن گائیلز کی کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء کے صفحہ ۱۵۹ و صفحہ ۱۶۶ سے اخذ کی ہے ۔

(ملاحظہ ہو کشتی نوح صفحہ ۲۶ حاشیہ)

دوسرا حوالہ انجام آتھم سے پیش کیا گیا ہے کہ (حضرت مسیح کی) تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ۔

اور اس کے بالمقابل قرآن مجید کی یہ آیت لکھ کر کہ

"مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا"

یہ استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نانی بدکار نہیں تھی ۔ اِس لئے قادیانی حضرات قرآن مجید کی آیات کے منکر ہیں ۔ حالانکہ یہ باتیں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام نے قرآن مجید کے پیش کردہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے متعلق نہیں لکھیں بلکہ پادریوں کے پیش کردہ یسوع کی زندگی کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے الزامِ خصم کے طور پر لکھی ہیں ۔ اور عیسائیوں کی مقدس بائیبل میں موجود ہیں ۔

چنانچہ متی کی انجیل باب ۱ آیت ۱ تا ۵ میں یسوع مسیح کا جو نسب نامہ درج ہے اس میں تین عورتیں تامار ۔ راحاب اور اوریاہ کی بیوی بنت سبع کا ذکر ہے ۔ اور بائیبل میں لکھا ہے کہ یہ تینوں عورتیں بدکار اور زناکار تھیں ۔

ملاحظہ ہو : یشوع باب ۲ : آیت ۶
پیدائش باب ۳۸ : آیت ۱۶ تا ۱۹
سموئیل ۲ باب ۱۱ آیت ۲

یشوع ۲ : ۲ میں یہ لکھا ہے کہ راحاب فاحشہ عورت تھی ۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء میں جو بائیبل برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائیٹی نے شائع کی اس میں یشوع ۲ : ۲ پر حاشیہ دے کر متی کی انجیل ۱ : ۵ کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ گویا یہ راحاب نامی عورت وہی ہے جس کا ذکر یسوع کے نسب نامہ متی ۱ : ۵ میں کیا گیا ہے ۔

انجام آتھم کا جو حوالہ دارالاشاعت رحمانی خانقاہ مونگھیر کے پوسٹر میں پیش کیا گیا ہے اس میں بھی بیہودیانہ کتر و بیونت کی گئی ہے ۔ اگر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پورے مضمون کو درج کیا جاتا تو واضح ہو جاتا کہ حضورؑ کا اصل مقصود کیا ہے ۔ ہم ضمیمہ انجام آتھم کے اسی مضمون کا وہ حصہ پیش کرتے ہیں جس میں حضورؑ نے وضاحت فرما دی ہے کہ ہم نے اس قسم کے الزامی جواب کیوں دئیے ہیں ۔

حضورؑ فرماتے ہیں :۔

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اُس کے چال چلن سے کوئی غرض نہ تھی ۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُن پر ظاہر کر دیں ۔ چنانچہ

اس پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام لکھا ہے آنحضرت صلعم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سی گالیاں دی ہیں۔ پس اس طرح سے اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مُردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی اُن کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔ اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خُدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹ مار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اُس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہیئے کہ بد زبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں۔ ورنہ نامعلوم خدا کی غیرت کیا کیا اُن کو دکھائے گی۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸-۹)

حضورؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کا پیارا نبی تھا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کے صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ نیک تھا اور برگزیدہ تھا۔ خُدا سے مِلا ہُوا تھا۔ لیکن خدا نہیں تھا۔ (اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء)

اور ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے، پادریوں کے پیش کردہ انجیلی یسوع مسیح اور جعلی خُدا کی بابت لکھا ہے۔

وھٰذا ما کتبنا من الاناجیل علیٰ سبیل الالزام وانّا نکرم المسیح ونعلم انّہ کان تقیًّا ومن الانبیاء الکرام۔

(ترغیب المؤمنین صفحہ ۱۹ حاشیہ)

یعنی جو کچھ ہم نے اناجیل سے لکھا ہے بطور الزامی جواب کے لکھا ہے ورنہ ہم مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ وہ ایک متقی انسان تھا۔ اور معزز انبیاء میں سے تھا۔

الزامی جوابات کا یہ طریق پہلے متکلمینِ اسلام نے بھی اختیار کیا ہے۔ اور اس بارہ میں متعدد واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ بطور نمونہ مولانا محمد رحمت اللہ مہاجر مکی کی کتاب ازالہ اوہام سے ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ مولانا نے کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۶۸ پر اناجیل کی بعض آیات جن میں یسوع کے شراب پینے اور بدکار عورتوں کے یسوع مسیح کے پاؤں چھُونے اور عطر ملنے کا ذکر ہے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے

"ان آیات سے ظاہر ہے کہ جناب یسوع کے منکر اناجیل کی اِن آیات کی بناء پر انہیں کھاؤ اور بادہ پرست سمجھتے تھے اور بدکار عورت اُن کے پاؤں چومتی تھی۔ اور عطر ملتی تھی۔ اور جس وقت آپ تشریف لائے وہ عورت آپ کے پاؤں چومتی رہی اور وہاں سے نہ اُٹھی۔ اور اس حال کو دیکھ کر فریسی اور دُوسرے لوگ بد اعتقاد ہوگئے اور آپ نے انہی افعال کی بناء پر اس فاحشہ عورت کے گناہوں کو بخش دیا۔ اور بہت سی عورتیں آپ کے ساتھ رہتی تھیں۔"

مولانا نے یہ بھی لکھا ہے کہ پادری صاحبان چونکہ خیر البشر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نیز قرآن کریم اور حدیث نبوی کے متعلق بے ادبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں۔ اس لئے ناچار ہم نے ان کے جواب میں اسی رنگ میں الزامی جواب نقل کئے ہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ)

چودھویں صدی کے ان علماء سے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام پر حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ محترمہ کی توہین کا الزام لگانے کی فکر میں ازخود رفتہ ہورہے ہیں خود تو کچھ نہ ہو سکا، خود یہ لوگ پادریوں کے گندے بہتانوں کا جواب نہ دے سکے خود تو اُن کی رگِ حمیت میں جنبش پیدا نہ ہوئی۔ لیکن خُدا کے ایک برگزیدہ بندہ نے (خدا کی بے شمار رحمتیں اُس کی رُوح پاک پر نازل ہوں) جب اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہ کرتے ہوئے ان ناپاک اعتراضات کے جوابات دیئے تو اِن نا خدا ترسوں کے مُنہ بجائے شکر گزاری کے مغالطہ سازی۔ بہتان طرازی اور لعن طعن کا غوغا مچانے کے لئے کھل گئے۔ اور تحریکِ احمدیت کو فتنہ قرار دینے لگے۔ حالانکہ اس زمانہ کے عظیم فتنہ عیسائیت کی مدافعت احمدیت کے ذریعہ ہوئی۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی وفات پر دانشور مسلمانوں نے اس امر کا اظہار بھی کیا کہ آپ کی وفات سے ایک ایسا شخص ہم سے جُدا ہوگیا جس نے مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی شاندار مدافعت کی۔ اور اسلام کے مخالفین کے خلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کیا۔ اور آئندہ اُمید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دُنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔

اخبار وکیل نے تو یہاں تک لکھا کہ آپ کی وفات سے اسلام کی شاندار مدافعت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ (بحوالہ اخبار وکیل و کرزن گزٹ جون ۱۹۰۸ء)

لیکن ایسا نہیں۔ آپؑ کی وفات سے یہ مدافعت ختم نہیں ہوئی بلکہ آپؑ کی قائم کردہ جماعتِ احمدیہ اس کام کو احسن رنگ میں سرانجام دے رہی ہے۔ اور مختلف ممالک میں احمدیت کے مقابلہ پر عیسائیت دم توڑ رہی ہے۔ اسلام کا آئندہ غلبہ احمدیت اور صرف احمدیت کے ذریعہ مقدّر ہے۔ اور آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ دُنیا کا آئندہ مذہب احمدیّت ہوگا۔ کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغْ

وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی اور تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے کشمیر کی بعض جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دوران مورخہ ۱۹/۸/۸۴ کو بعد نمازِ مغرب مسجد احمدیہ ناصر آباد میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہُوا۔ چونکہ جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات ہو رہے تھے اس مناسبت سے خاکسار نے سورۂ فاتحہ کی مختصر تفسیر بیان کر کے احباب کو قرآن مجید خصوصاً سورۂ فاتحہ کی برکات سے استفادہ کرنے اور موجودہ ابتلاء کے دور میں خاص طور پر اُمتِ مسلمہ کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۲۰/۸/۸۴ کو مسجد احمدیہ شورت میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے منعقد ہُوا جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء نے تربیتی تقاریر کیں۔ خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق تبلیغ کی طرف خاص طور پر احبابِ جماعت کو توجہ دلائی۔ جبکہ مؤخر الذکر مبلغین نے کشمیری زبان میں احباب جماعت کو مختلف تربیتی اُمور کی طرف متوجہ کیا۔ آخر میں محترم صدرِ جلسہ نے بھی تقریر کی۔

مورخہ ۲۱/۸/۸۴ کو بعد نمازِ مغرب مسجد احمدیہ آسنور میں تربیتی جلسہ منعقد ہُوا جس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں مکرم غلام نبی صاحب نیاز مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر بھی ہفتہ قرآن مجید کی مناسبت سے سورۂ فاتحہ کی جامع تفسیر بیان کرتے ہوئے موجودہ ابتلاء کے دور میں خاص طور پر اُمتِ محمدیہ کی اصلاح و ہدایت کیلئے دُعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے احبابِ جماعت آسنور کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔

مورخہ ۲۲/۸/۸۴ کو مسجد احمدیہ رشی نگر میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہُوا جس میں خاکسار نے اُردو میں اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے کشمیری زبان میں تقاریر کیں۔ اور احبابِ جماعت کو ابتلاء و آزمائش کے اس دور میں اپنا محاسبہ کرنے، اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے اور شبانہ روز دُعاؤں میں لگے رہنے کی تلقین کی۔

مورخہ ۲۳/۸/۸۴ کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں ایک تربیتی جلسہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں منعقد ہُوا۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی پروگرام سُننے کا موقع بہم پہنچایا گیا تھا۔ خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی صبر و استقامت کے نمونہ کو بیان کیا۔ اور ابتلاء کے موجودہ دور میں مخالفین کے مظالم اور جماعتِ احمدیہ کے احباب کے صبر و استقامت پر روشنی ڈالی۔ نیز احباب جماعت کو خاص طور پر ان ایام میں دُعاؤں میں لگے رہنے کی تلقین کی۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے بھی آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ کی قربانیوں اور جماعتِ احمدیہ کے افراد کی قربانیوں کا تذکرہ کر کے احبابِ جماعت کو نصائح فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور دورہ کے بہتر نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔

ضیاء کا جعلی جہاد بقیہ صفحہ اول

لیکن بھٹو کے نزدیک ظفر اللہ خان اور ان کی جماعت کے افراد غیر مسلم اقلیت تھے اور دس سال بعد ضیاء کی حکومت نے احمدیوں کو مسلم کہنے اور مساجد میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا ہے۔ پچھلے ۲۶ اپریل کو ایک آرڈیننس جاری کیا گیا جس میں پاکستان سرکار نے یہ اعلان کیا ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہبی پیشوا کو نبی نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک قید یا جرمانہ ...... یا یہ دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ضیاء الحق نے قدامت پسند مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے یہ آواز بھی اٹھائی ہے کہ قادیانیوں کو حکومت کے اہم عہدوں سے ہٹا دیا جائے اور کہا ہے کہ یہ (قادیانی) بھارت کے جاسوس ہیں اور ان کو جاسوس کہنے کے پیچھے یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ قادیانیوں کا مذہبی مقدس مقام قادیان ہندوستان میں ہے۔ لیکن پاکستانی فوجی حکمران ضیاء خود اسی بحث میں پیدا ہونے والے اختلافات کو عوام کے ذہن سے بھلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قادیانی بہت تعلیم یافتہ ہیں کاروباری اعتبار سے بہت مضبوط ہیں اور ایک منظم جماعت ہیں۔ پاکستان کی سیاست پر ان کا گہرا اثر ہے۔ اسی اثر کو زائل کرنے کے لئے بھٹو سرکار نے بھی قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی تھی اور ۱۹۷۴ء میں پاکستانی آئین کو تبدیل کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اور انسانی مذہبی عقیدہ کو پامال کرنے کے لئے حکومت نے اپنا قانون استعمال کیا تھا۔ لیکن ضیاء نے جو حکم جاری کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سال قبل قادیانیوں کے خلاف جو کارروائی کی گئی تھی اس میں حکومت کو زبردست ناکامی حاصل ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضیاء کی فوجی کارروائی بھی بالکل رائیگاں جا بیٹھی کیونکہ ضیاء کے آرڈیننس کے جاری ہونے کے دو روز بعد یعنی ۲۹ اپریل کو جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد نے اعلان کر دیا کہ ضیاء کے جاری کردہ آرڈیننس کو ہم قبول کرتے ہیں۔

حیدرآباد سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت کیلنڈر میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر

حیدرآباد میں غیر از جماعت افراد کو لفظ "احمدیہ" سے گہری عقیدت ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں کے بعض مسلمان اپنے مکانات کا نام "احمدی منزل" ہوٹلوں کا نام "احمدیہ ہوٹل" "احمدیہ سویٹس" اور "احمدیہ رزودھر گھر" وغیرہ رکھے ہوئے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ اس نام سے اُن کے کاروبار میں برکت ہو رہی ہے۔

چند سالوں سے حیدرآباد کا ایک غیر از جماعت ادارہ کثیر تعداد میں ایک کیلنڈر شائع کرتے وقت ماہ مئی ۲۶ تاریخ کے خانہ میں تحریر کر رہا ہے کہ وفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ۱۹۰۸ء پیدائش ۱۸۳۵ء

یہ کیلنڈر نیشنل بکڈپو پھلی کمان حیدرآباد سے شائع ہوتا ہے اور مذکورہ بالا عبارت سال ۱۹۸۴ء کے کیلنڈر میں بھی تحریر کی گئی ہے۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد

—:o:—

درخواست ہائے دعا

● مکرم سید برکات احمد صاحب آف امارور اپنے مثانہ کی تکلیف کے آپریشن کے سلسلہ میں امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ موصوف کی بیٹی محترمہ سارہ برکات صاحبہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ کینسر چونکہ زیادہ پھیل چکا تھا لہذا ڈاکٹروں نے آپریشن کئے بغیر زخم بند کر دیا ہے اور ہسپتال سے فارغ کر کے واپس گھر بھجوا دیا ہے۔ سید صاحب بہت کمزور ہو چکے ہیں بستره پونڈ وزن کم ہو گیا ہے۔ محترمہ نے صدقہ کی رقم بھجواتے ہوئے احباب جماعت کی خدمت میں اپنے والد صاحب محترم کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد صحت یاب کرے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

● محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر جو گذشتہ ماہ دل کے آپریشن کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے تھے۔ ان دنوں لندن میں ہیں۔ موصوف کا ڈاکٹری معائنہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹروں کو مرض کی صحیح تشخیص کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور محترم سیٹھ صاحب موصوف کا آپریشن ہر جہت سے کامیاب ہو آمین۔

● مکرم حافظ اسلام الدین صاحب خادم مسجد مبارک قادیان شادی پر ایک غیر معمولی طور پر طویل عرصہ سے گزر جانے کے باوجود اولاد کی خوشیوں سے محروم ہیں۔ موصوف کی اہلیہ کا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تجویز فرمودہ ہومیوپیتھک علاج کیا جا رہا ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ● مکرم محمد شاہد صاحب قریشی شاہجہانپور کے دائیں ہاتھ کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ موصوف پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے مکمل شفایابی اور دیگر مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ ● مکرم سید بشیر احمد صاحب پٹنہ اٹھائیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے والدین کی صحت و سلامتی بڑے بھائی مکرم سید زین العابدین صاحب اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم میر احمد صاحب بھاگلپور چودہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بچوں روبینہ احمد، اعجاز احمد حارث، زیبا احمد اور عرشی کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم مزمل خان صاحب نیکارد بنے کے ایک منتقل تبلیغی پرچہ کی ذمہ داری قبول کر کے اپنے بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم محمد احسان اللہ صاحب نکڑہ (بنگال) کی اہلیہ عرصہ قریباً چھ سال سے بعارضہ فالج فریش ہیں موصوف دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اہلیہ کی معجزانہ شفایابی کے لئے ● مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوڈا (بہار) اپنے زیر تعلیم بچوں کا مستقبل روشن ہونے، اہلیہ کی صحت و سلامتی اور تمام اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم ابو البرکات محمود صاحب مقیم نیویارک (امریکہ) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات ایک بچی جو بچپن ہی سے چلنے پھرنے سے معذور ہے کی معجزانہ شفایابی، نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کیلئے ● محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر کشمیر ایک منذر خواب کے بد اثرات سے محفوظ رہنے، ایمان کی دولت نصیب ہونے اور یوم آخرت میں فلاح کا سامان کے لئے ● مکرم نذیر احمد صاحب ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ اپنے والد جو عرصہ قریباً اڑھائی سال سے ذیشی میں کی کامل شفایابی کیلئے۔ ● کیرنگ کے ایک مخلص احمدی مکرم محمد مظفر صاحب کو مورخہ ۲۹ کو اچانک جسم کے دائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے جس سے دایاں بازو دائیں ٹانگ اور منہ متاثر ہوا ہے موصوف کی کامل صحت و شفایابی کیلئے۔ ● مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب تیماپوری کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان اپنے خالہ زاد بھائی مکرم محمود احمد صاحب بجاپور بشر مقیم تیماپوری کی اہلیہ جو استحاضہ کی بیماری کے باعث بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہیں کی کامل صحت و شفایابی کیلئے درخواست ... (ناظر تبلیغ)

ہر مجلس احمدی کے لئے ضروری ہے کہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرے

ناظر بیت المال قادیان

موصی صاحبان، عہدیداران اور مبلغین کرام متوجہ ہوں

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں۔ اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں ان کو سالانہ حساب بنا کر بھجوا دیا جاتا ہے مگر ایک خاصی تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۴۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی بمد وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور اُن کے اقرباء ان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں اور تو قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقرباء دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصد پُر ہو جائیں۔

قاعدہ نمبر ۴۰۹ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جانے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کا دفتر کو علم ملنا لازمی کہ مہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

اخلاص اور ایمان کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ پس غلطی نہیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔ اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

پس اخلاص اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد (مرد ہو یا عورت جس کا کوئی نہ کوئی ذریعہ آمد ہے) اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد یا چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرے اس سے ان کے رزق اور اموال میں برکت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ، ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں، نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

۲۰، ۲۱ اکتوبر کی تاریخوں میں کانپور میں منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۰، ۲۱ اکتوبر بروز جمعۃ و اتوار "کانپور" میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے صدق دل سے دعائیں فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

مکرم ظفر عالم خان صاحب صدر مجلس استقبالیہ
42/29 لکھمنیاں بازار - کانپور - یوپی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفتہ قرآن مجید

بدر کے گزشتہ شمارہ میں ایسی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نام درج کئے جا چکے ہیں۔ جنہوں نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام کیا اور اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی۔ اسی ضمن میں اب ادارہ کو لجنہ اماء اللہ یادگیر، لجنہ اماء اللہ حیدرآباد اور لجنہ اماء اللہ کانپور کی جانب سے بھی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں اپنی جناب میں قبول فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۶۲۸:۔ میں ای طاہر ولد حمایدو قوم میلا پیشہ ڈرافٹ مین عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینانور ڈاکخانہ کینانور ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ تاحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار بطور ڈرافٹ مین ملازمت کر رہا ہوں جس سے ماہوار ۴۸۹/- روپے تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
کے محمد صادق سیکرٹری مال	ای طاہر سیکرٹری تبلیغ	ای بشیر سیکرٹری وقف جدید

وصیت نمبر ۱۴۶۴۱:۔ میں ظفرہ بی بی زوجہ سمر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ چاندی ۳۰ تولہ بحساب تیس /۳۰ روپے تولہ	۹۰۰ ـــ ۰۰
۲۔ ناک کا پھول طلائی ۱/۲ گرام قیمت	۱۰۰ ـــ ۰۰
۳۔ حق مہر بذمہ خاوند	۸۷۵ ـــ ۰۰
میزان	۱۸۷۵ ـــ ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتی ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد یا آمد اپنی زندگی میں بناؤں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ پنکال	ظفرہ بی بی	سمر خان خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۶۴۲:۔ میں شمس الدین مبارک ولد مکرم مولوی فیض احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت مبلغ سات صد روپے ماہوار ہے۔ اور دوکان سے مبلغ ایک صد روپے آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ جون ۱۹۸۳ء سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فیض احمد والد موصی	شمس الدین مبارک	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۶۴۳:۔ میں طاہر احمد ولد مکرم ظہور احمد صاحب درویش قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ موجودہ غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل مع موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔ زمین ایک کنال دو مرلے واقعہ ننگل باغباں موجودہ قیمت ۸۰۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد آمد نہیں آئندہ جب بھی میری کوئی آمد یا جائیداد پیدا ہوگی اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد فضل السیکرٹری بیت المال	طاہر احمد	منظور احمد ولد ظہور احمد گجراتی درویش

وصیت نمبر ۱۴۶۴۴:۔ میں عبد الحفیظ ناصر ولد مکرم عبد العظیم صاحب درویش قوم احمدی پیشہ کیٹن ایجنٹ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شاہد احمد قاضی	عبد الحفیظ ناصر	ریحان احمد ناصر

وصیت نمبر ۱۴۶۴۵:۔ میں خیر النساء زوجہ حافظ عبد المنان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ۱۸/۲۳ مفید الاسلام لین ڈاکخانہ انٹالی ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد میں میری چوڑیاں طلائی چار عدد وزن ۲۲ گرام ہیں جسکی قیمت موجودہ قیمت کے لحاظ سے چار ہزار روپے بنتی ہے اس طرح میرے لڑکے مجھے ماہانہ ۵۰/- روپے جیب خرچ دیتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد اور کل منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مبلغ ۲۰۰/- روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد میں کسی قسم کی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی نیز بوقت وفات جو بھی میرا ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منظور عالم	خیر النساء	سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر ۱۴۶۴۸ :- میں فریدہ عفت بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرا کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت بھی درج کی گئی ہے۔

۱۔ گھڑی دستی قیمت	۴۰۰
۲۔ انگوٹھی طلائی وزن ۲ گرام	۳۳۰
۳۔ بالیاں طلائی وزن ۳ گرام	۳۳۰
۴۔ پازیب نقرئی وزن ۵ تولے	۱۵۰
میزان	۱۲۱۰

اس کے علاوہ مجھے مبلغ -/۵۰ روپے میرے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامت	گواہ شد
بشیر احمد ناصر والد موصیہ	فریدہ عفت	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۱۴۶۵۰ :- میں ملک شریف احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع آرٹہا ڈاکخانہ آرٹہا ضلع مونگھیر صوبہ بہار بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد مع موجودہ قیمت کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) موضع پیپہ بزرگ میں ۰.۲۹ ایکڑ زمین اراضی موجودہ قیمت -/۱۴۵۰۰ Rs

(۲) موضع آرٹہا میں ۰.۹۵ ایکڑ زمین اراضی موجودہ قیمت -/۱۷۵۰۰ Rs

کل جائیداد کی قیمت مبلغ -/۳۲۰۰۰ روپیہ ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار کو مندرجہ بالا جائیداد سے مبلغ -/۶۰۰ روپیہ اندازاً سالانہ آمد ہوتی ہے نیز خاکسار کو ملازمت سے -/۱۲۵۰ روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ تا زیست اپنی ماہوار آمد و سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم فروری ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید خلیل احمد پٹنہ	ملک شریف احمد	(ڈاکٹر) محمد یونس صدر جماعت بھاگلپور

وصیت نمبر ۱۴۶۵۳ :- میں ناصرہ بیگم بنت مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی قوم ... پیشہ خانہ داری طالب علم عمر ۱۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ بالیاں طلائی وزن ۲ گرام -/۵۵۰ روپے پازیب نقرئی وزن ۸ تولہ قیمت -/۲۰۰ روپے آئندہ اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامت	گواہ شد
منظور احمد گجراتی	ناصرہ بیگم	منصور احمد ولد ظہور احمد گجراتی

وصیت نمبر ۱۴۶۵۴ :- میں امۃ النصیر بشریٰ زوجہ مکرم محمد مقبول صاحب طاہر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱ عدد ہار طلائی وزن ۹ گرام موجودہ قیمت	۳۴۲۰
ایک چوڑی کلنٹھ طلائی وزن ۷ گرام	۱۲۲۴
ایک عدد الیس اللہ کی انگوٹھی طلائی وزن ۱/۴ گرام	۵۰۴
ایک عدد کان کا پھول طلائی	۵۰
چاندی کے دو سیٹ موجودہ قیمت	۲۰۰
پازیب ایک عدد	۱۰۰
ایک عدد ہاتھ کی گھڑی خستہ	۱۰۰
سلائی مشین ایک عدد	۱۵۰
ریڈیو ایک عدد	۱۲۵
حق مہر بذمہ خاوند	۲۵۰۰
میزان	۸۳۷۳

مندرجہ بالا منقولہ جائیداد کی کل رقم آٹھ ہزار تین صد تہتر روپیہ صرف بنتی ہے۔ اسکی رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی انکم پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامت	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	امۃ النصیر بشریٰ	ماسٹر محمد ابراہیم درویش

وصیت نمبر ۱۴۶۵۵ :- میں امۃ المجید سید زوجہ مکرم عبدالباسط سید صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میرے پاس جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے پاس طلائی چاندی کے زیور ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

طلائی زیور ۱۵ ۱/۲ تولے قیمت	۳۱۷۶۵ روپے
زیور چاندی ۳۰ تولے	۱۰۰۰
میزان	۳۲۷۶۵

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند کے ذمہ میرا حق مہر مبلغ -/۶۰۰۰۰ ساٹھ ہزار روپے بنتا ہے۔ میرا زیور کی کل مالیت کا ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے نیز میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اور میری وفات پر میرے وصیت کی بقایا ادائیگی میرے ورثاء پر واجب ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر پانچ فروری ۵/۲/۸۴ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامت	گواہ شد
غلام ربانی درویش	امۃ المجید سید اہلیہ عبدالباسط سید	عبدالقادر دہلوی

درخواست ہائے دعا

● مکرم بشیر احمد صاحب لونا پاری پورہ دس روپے اعانت بدر پیش ادا کرکے کاروبار کی ترقی کے لئے ● مکرم شیخ عبدالغفار صاحب چک ایرچھ دو روپے اعانت بدر پیش ادا کرکے نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے اور ملازمت کے حصول کے لئے ● مکرم مسعود احمد صاحب بلڈکیشہ شورستہ اہلیہ کی کان و کامل شفایابی اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عبدالستار صاحب چک ایرچھ چار روپے اعانت بدر ادا کرکے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عبدالاحد صاحب لون شورت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ● مکرم مشتاق احمد صاحب ادا کرکے اپنی والدہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER
AND
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT :-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

"AUTOCENTRE" ٹیلیگرام
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر • ٹریکر
HM
SKF بال اور رولر بیئرنگ ہندوستان کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!
AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI-571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس - اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس -
بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - بیڈنگ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ بیگ - بیلٹ - پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن 205 نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ 700017 فون نمبر 434717

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ٹریسنر- مدینہ میدان روڈ- بھدرک- ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی- فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ- اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

امنتنویز روڈ، اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو- فرنیچر — اوشا علی اور الیکٹرانکس کے لئے سرو

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE - PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور رفاہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئر ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۲۸۷ سعد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون: ... ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرس:- کرشڈ بون- بون میل- بون سینیوس- ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن- حیدرآباد 27 (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے